The Absolute Reality
www.quran4u.com

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

یقیناً ہم ہی نے نازل کیا ہے قرآن شبِ قدر میں ۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

الْقَدْر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (١)

یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا

لیلۃ القدر کی فضیلت :

مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا' اسکا نام لیلۃ المبارکہ بھی ہے۔

جیسے ارشاد ہے :

إِنَّآ أَنزَلْنَـهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبَـرَكَةٍ (44:3)

اور یہ بھی قرآن سے ثابت ہے کہ یہ رات رمضان المبارک کے مہینے میں ہے جیسے فرمایا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ (2:185)

ابن عباسؓ کا قول ہے کہ پورا قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان اول پر بیت العزت میں اس رات اترا پھر تفصیل وار واقعات کے مطابق بتدریج تیئس سال میں رسول اللہؐ پر نازل ہوا۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (۲)

تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (۳)

شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کی شان وشوکت کا اظہار فرماتا ہے کہ اس رات کی ایک زبردست برکت تو یہ ہے کہ قرآن کریم جیسی اعلیٰ نعمت اسی رات اُتری۔ تو فرماتا ہے کہ تمہیں کیا خبر کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ پھر خود بتاتا ہے کہ یہ ایک رات ہزار مہینے سے افضل ہے۔

ابن ابی حاتم ہے کہ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو ایک ہزار ماہ تک اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں ہتھیار بند رہا۔ مسلمانوں کو یہ سن کر تعجب ہوا تو اللہ عزوجل نے یہ سورت اتاری کہ ایک لیلۃ القدر کی عبادت اس شخص کی ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔

ابن جریر میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو رات کو قیام کرتا تھا صبح تک اور دن میں دشمنان دین سے جہاد کرتا تھا شام تک' ایک ہزار مہینے تک یہی کرتا رہا' پس اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ اس امت کے کسی شخص کا صرف لیلۃ القدر کا قیام اس عابد کی ایک ہزار مہینے کی اس عبادت سے افضل ہے۔

ابن جریر میں ہے کہ رسول اللہؐ نے بنی اسرائیل کے چار عابدوں کا ذکر فرمایا جنہوں نے اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی' ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی تھی۔ حضرت ایوب' حضرت زکریا' حضرت حزقیل بن عجوز' حضرت یوشع بن نون علیہم السلام۔

اصحاب رسول اللہؐ کو سخت تعجب ہوا' آپؐ کے پاس حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ اے محمدؐ آپ کی امت نے اس جماعت کی اس عبادت پر تعجب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی افضل چیز آپؐ پر نازل فرمائی اور فرمایا کہ یہ افضل ہے اس سے جس پر آپؐ اور آپ کی اُمت نے تعجب ظاہر کیا تھا پس آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ بے حد خوش ہوئے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس رات کا نیک عمل اس کا روزہ اسکی نماز ایک ہزار مہینوں کے روزے نماز سے افضل ہے جن میں لیلۃ القدر نہ ہو' اور مفسرین کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابن جریرؒ نے بھی اسی کو پسند فرمایا ہے کہ وہ ایک ہزار مہینے جن میں لیلۃ القدر نہ ہو یہی ٹھیک ہے اسکے سوا اور کوئی قول ٹھیک نہیں جیسے رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ایک رات کی جہاد کی تیاری اسکے سوا کی ایک ہزار راتوں سے افضل ہے۔ مسند احمد

اسی طرح اور حدیث میں ہے کہ جو شخص اچھی نیت اور اچھی حالت سے جمعہ کی نماز کے لیے جائے اس کے لیے سال کے اعمال کا ثواب لکھا جاتا ہے سال بھر کے روزوں کا اور سال بھر کی نمازوں کا۔

اسی طرح اور بہت سی حدیثیں ہیں۔ پس مطلب یہ ہے کہ مراد ایک ہزار مہینے سے وہ مہینے ہیں جن میں لیلۃ القدر نہ آئے جیسے ایک ہزار راتوں سے مراد وہ راتیں ہیں جن میں کوئی رات اس عبادت کی نہ ہو اور جیسے جمعہ کی طرف جانے والے کو ایک سال کی نیکیاں یعنی وہ سال جس میں جمعہ نہ ہو۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ جب رمضان المبارک آ گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا:

قَدْ جَاءَكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ،
تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ،
فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِم

لوگو! تم پر رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا یہ بابرکت مہینہ آ لگا اسکے روزے اللہ نے تم پر فرض کئے ہیں' اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' شیطان قید کر لیے جاتے ہیں' اس میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینے سے افضل ہے اسکی بھلائی سے محروم رہنے والا حقیقی بدقسمت ہے۔

نسائی میں بھی یہ روایت ہے چونکہ اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے اس لیے بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر کا قیام ایمانداری اور نیک نیتی سے کرے اسکے تمام اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ (٤)

اس میں ہر کام کے سرانجام دینے کو اللہ کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل) اترتے ہیں'

پھر فرماتا ہے کہ اس رات کی برکت کی زیادتی کی وجہ سے بکثرت فرشتے اس میں نازل ہوتے ہیں' فرشتے تو ہر برکت اور رحمت کے ساتھ نازل ہوتے رہتے ہیں' جیسے تلاوت قرآن کے وقت اترتے ہیں اور ذکر کی مجلسوں کو گھیر لیتے ہیں اور علم دین سیکھنے والوں کے لیے راضی خوشی اپنے پر بچھا دیا کرتے ہیں اور انکی عزت وتکریم کرتے ہیں۔

روح سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں:

روح سے مراد یہاں حضرت جبرئیل ہیں یہ خاص کا عطف ہے عام پر' بعض کہتے ہیں کہ روح نام کے ایک خاص قسم کے فرشتے ہیں جیسے کہ سورۂ عم یتسائلون کی تفسیر میں تفصیل سے گزر چکا ہے' واللہ اعلم۔

سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (٥)

یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (ہوتی ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سراسر سلامتی والی رات ہے جس میں شیطان نہ تو کوئی برائی کرسکتا ہے نہ ایذا پہنچا سکتا ہے۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ اس میں تمام کاموں کا فیصلہ کیا جاتا ہے' عمر اور رزق مقدر کیا جاتا ہے جیسے کہ قرآن میں اور جگہ فرمایا

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (44:4)

اسی رات میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں کہ اس رات میں فرشتے مسجد والوں پر صبح تک سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

کیا لیلۃالقدر پہلی امتوں میں بھی تھی:

حضرت مرثدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے پوچھا کہ آپ نے لیلۃالقدر کے بارے میں رسول اللہؐ سے کیا سوال کیا تھا؟ آپ نے فرمایا سنو میں حضورؐ سے اکثر باتیں دریافت کرتا رہتا تھا' ایک مرتبہ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! یہ تو فرمائیے کہ لیلۃالقدر رمضان میں ہی ہے یا اور مہینوں میں؟

آپؐ نے فرمایا رمضان میں۔

میں نے کہا اچھا یا رسول اللہؐ! یہ انبیاء کے ساتھ ہی ہے کہ جب تک وہ ہیں یہ بھی ہے جب انبیاء قبض کیے جاتے ہیں تو یہ بھی اُٹھ جاتی ہے یا قیامت تک باقی رہے گی؟

حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں وہ قیامت تک باقی رہے گی۔

میں نے کہا رمضان کے کس حصے میں ہے؟

آپؐ نے فرمایا اسے رمضان کے اول دہے میں اور آخری دہے میں ڈھونڈو۔

پھر میں خاموش ہوگیا' آپؐ بھی اور باتوں میں مشغول ہوگئے۔ میں نے پھر موقع پا کر سوال کیا کہ حضورؐ! ان دونوں عشروں میں سے کس عشرے میں اس رات کو تلاش کروں؟

آپؐ نے فرمایا آخری عشرے میں بس اب کچھ نہ پوچھنا۔

میں پھر چپکا ہوگیا لیکن پھر موقع پا کر میں نے سوال کیا کہ حضور آپ کو قسم ہے میرا بھی کچھ حق آپ پر ہے۔فرما دیجئے کہ وہ کونسی رات ہے؟

آپؐ سخت غصے ہوئے' میں نے تو کبھی آپؐ کو اپنے اوپر اتنا غصہ ہوتے ہوئے دیکھا ہی نہیں' اور فرمایا آخری ہفتہ میں تلاش کرو' اب کچھ نہ پوچھنا۔

یہ روایت نسائی میں بھی مروی ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ رات اگلی امتوں میں بھی تھی' اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ رات نبیؐ کے بعد بھی قیامت تک ہر سال آتی رہے گی

لیلۃ القدر کونسی رات ہے:

حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ نے رمضان المبارک کے پہلے دس دن کا اعتکاف کیا ہم بھی آپؐ کے ساتھ ہی اعتکاف میں بیٹھے' پھر آپؐ کے پاس حضرت جبرئیل آئے اور فرمایا کہ جسے آپؐ ڈھونڈتے ہیں وہ تو آپؐ کے آگے ہے'

پھر آپؐ نے دس سے بیس دن کا اعتکاف کیا اور ہم نے بھی۔ جبرئیلؑ پھر آئے اور یہی فرمایا کہ جسے آپؐ ڈھونڈتے ہیں وہ تو ابھی آگے ہے یعنی لیلۃ القدر۔

پس رمضان کی بیسویں تاریخ کی صبح کو نبیؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا کہ میرے ساتھ اعتکاف کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ پھر اعتکاف میں بیٹھ جائیں' میں نے لیلۃ القدر دیکھ لی لیکن میں بھول گیا' لیلۃ القدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے میں نے دیکھا ہے کہ گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔

راوی حدیث فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کی چھت صرف کھجور کے پتوں کی تھی آسمان پر اس وقت ابر کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر ابر اٹھا اور بارش ہوئی اور نبیؐ کا خواب سچا ہوا اور میں نے خود دیکھا کہ نماز کے بعد آپ کی پیشانی پر تر مٹی لگی ہوئی تھی۔

پس رمضان کی بیسویں تاریخ کی صبح کو نبیؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا کہ میرے ساتھ اعتکاف کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ پھر اعتکاف میں بیٹھ جائیں' میں نے لیلۃ القدر دیکھ لی لیکن میں بھول گیا' لیلۃ القدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے میں نے دیکھا ہے کہ گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت زرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے کہا کہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص سال بھر راتوں کا قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پائے گا۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالی ان پر رحم کرے وہ جانتے ہیں کہ یہ رات رمضان میں ہی ہے یہ ستائیسویں رات رمضان کی ہے پھر اس بات پر حضرت ابیؓ نے قسم کھائی' میں نے پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ جواب دیا کہ ان نشانیوں کو دیکھنے سے جو ہم کو بتائی گئی ہیں کہ اس دن سورج شعاعوں بغیر نکلتا ہے۔

اور روایت میں ہے کہ حضرت ابیؓ نے کہا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ رات رمضان میں ہی ہے' آپ نے اس پر انشاء اللہ بھی نہیں فرمایا اور پختہ قسم کھائی' پھر فرمایا مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ کونسی رات ہے جس میں قیام کرنے کا رسول اللہؐ کا حکم ہے یہ ستائیسویں رات ہے اسکی نشانی یہ ہے کہ اسکی صبح کو سورج سفید رنگ کا نکلتا ہے اور تیزی زیادہ نہیں ہوتی۔

حضرت معاویہؓ حضرت ابن عمرؓ حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ رات ستائیسویں رات ہے۔

سلف کی ایک جماعت نے بھی یہی کہا ہے۔

اور امام احمد بن حنبلؒ کا مختار مسلک بھی یہی ہے اور امام ابو حنیفہؒ سے ایک روایت اسی قول کی ہے۔

بعض سلف نے قرآن کریم کے الفاظ سے بھی اس کے ثبوت کا حوالہ دیا ہے اس طرح کہ هی اس سورت میں ستائیسواں کلمہ ہے اور اسکے معنی ہیں 'یہ' واللہ اعلم۔

حضرت عائشہؓ سے بھی بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کی جستجو کرو۔

حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ آپؐ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آخری دس راتیں رمضان المبارک کی رہ جاتیں تو اللہ کے رسولؐ ساری رات جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور کمر کس لیتے۔ صحیح بخاری و مسلم

مسلم المبارک میں ہے کہ حضورؐ ان دنوں میں جس محنت کے ساتھ عبادت کرتے اتنی محنت سے عبادت آپ کی اور وقت نہیں ہوتی تھی۔ یہی معنی ہیں اوپر والی حدیث کے اس جملے کمر کس لیا کرتے یعنی عبادت میں پوری کوشش کرتے' گو اسکے یہ معنی بھی کیے گئے ہیں کہ آپ بیویوں سے نہ ملتے' اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں ہی باتیں مراد ہوں یعنی بیویوں سے ملنا ترک کردیتے تھے اور عبادت کی مشغولی میں بھی کمر باندھ لیا کرتے تھے۔

رمضان میں عبادت زیادہ کرے:

یہ بھی یاد رہے کہ یوں تو ہر وقت دعا کی کثرت مستحب ہے لیکن رمضان میں اور زیادتی کرے اور خصوصاً آخری عشرے میں اور بالخصوص طاق راتوں میں اور اس دعا کو بکثرت پڑھے:

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

اے اللہ! تو درگزر کرنے والا اور درگزر کو پسند فرمانے والا ہے مجھ سے درگزر فرما۔

مسند میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ اگر مجھے لیلۃ القدر سے موافقت ہو تو میں کیا دعا پڑھوں؟

آپؐ نے یہی بتلائی۔

یہ حدیث ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ میں بھی ہے۔ امام ترمذی اسے حسن صحیح کہتے ہیں مستدرک حاکم میں بھی یہ مروی ہے' امام حاکم اسے شرط بخاری و مسلم پر صحیح بتلاتے ہیں۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com